محبوبِ خدا ﷺ کی عرش تک رسائی اور دیدارِ الٰہی کے بارے میں مطلوب سے خبردار کرنیوالا

منبه المنية بوصول الحبيب الى العرش والرؤية

۱۳۲۰ھ

تصنیف لطیف:۔

اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا علیہ الرحمۃ

ALAHAZRAT NETWORK

اعلحضرت نیٹ ورک

www.alahazratnetwork.org

رسالہ

منبہ المنیۃ بوصول الحبیب الی العرش والرؤیۃ
۱۳۲۰ھ

(محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عرش تک رسائی اور دیدارِ الٰہی کے بارے میں مطلوب سے خبردار کرنیوالا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسئلہ ۳۶: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ شبِ معراج نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا اپنے رب کو دیکھنا کس حدیث سے ثابت ہے؟ بیّنوا توجروا (بیان فرمائیے اجر دیے جاؤ گے۔ ت)

الجواب

الاحادیث المرفوعہ (مرفوع حدیثیں)

امام احمد اپنی مسند میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی:

قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم رأیت ربی عزوجل[1]

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں میں نے اپنے رب عزوجل کو دیکھا۔

---

[1] مسند احمد بن حنبل عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما المکتب الاسلامی بیروت ۱/ ۲۸۵

امام جلال الدین سیوطی خصائص کبرٰی اور علامہ عبدالرؤف مناوی تیسیر شرح جامع صغیر میں فرماتے ہیں، یہ حدیث بسند صحیح ہے۔[1]

ابن عساکر حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لان اللہ اعطی موسی الکلام واعطانی الرؤیۃ لوجھہ وفضلنی بالمقام المحمود والحوض المورود۔[2]

بیشک اللہ تعالٰی نے موسٰی کو دولتِ کلام بخشی اور مجھے اپنا دیدار عطا فرمایا مجھ کو شفاعتِ کبرٰی و حوضِ کوثر سے فضیلت بخشی۔

وہی محدث حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی:

قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قال لی ربی نحلت ابرٰھیم خلتی وکلمت موسٰی تکلیما واعطیتك یا محمد کفاحا۔[3]

یعنی رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں مجھے میرے رب عزوجل نے فرمایا میں نے ابراہیم کو اپنی دوستی دی اور موسٰی سے کلام فرمایا اور تمھیں اے محمد! مواجہ بخشا کہ بے پردہ و حجاب تم نے میرا جمال پاک دیکھا۔

فی مجمع البحار کفاحا ای مواجھۃ لیس بینھما حجاب و لارسول۔[4]

مجمع البحار میں ہے کہ کفاح کا معنٰی بالمشافہ دیدار ہے جبکہ درمیان میں کوئی پردہ اور رقاصد نہ ہو۔ (ت)

ابن مردویہ حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی:

سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وھو یصف سدرۃ المنتھٰی (وذکر الحدیث الٰی ان قالت) قلت یارسول اللہ

یعنی میں نے سنا رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم سدرالمنتہٰی کا وصف بیان فرماتے تھے میں نے عرض کی یارسول اللہ! حضور نے اس کے

---

[1] التیسیر شرح الجامع الصغیر تحت حدیث رأیت ربی مکتبۃ الامام الشافعی الریاض ۲/ ۲۵
الخصائص الکبرٰی حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما مرکز اہلسنت برکات رضا گجرات ہند ۱/ ۱۶۱
[2] کنزالعمال بحوالہ ابن عساکر عن جابر حدیث ۳۹۲۰۶ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۴/ ۴۴۷
[3] تاریخ دمشق الکبیر باب ذکر عروجہ الی السماء واجتماعہ بجماعۃ من الانبیاء داراحیاء التراث العربی بیروت ۳/ ۲۹۶
[4] مجمع بحارالانوار باب کف ع تحت اللفظ کفح مکتبہ دارالایمان مدینہ منورہ ۴/ ۴۲۴

ما رأیت عندھا؟ قال رأیتہ عندھا یعنی ربہ[1]

پاس کیا دیکھا؟ فرمایا: مجھے اس کے پاس دیدار ہوا یعنی رب کا۔

آثار الصّحابہ

ترمذی شریف میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی:

اما نحن بنوھاشم فنقول ان محمدا رای ربہ مرتین[2]

ہم بنی ہاشم اہلبیت رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم تو فرماتے ہیں کہ بیشک محمد صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنے رب کو دوبار دیکھا۔

ابن اسحٰق عبداللہ بن ابی سلمہ سے راوی:

ان ابن عمر ارسل الی ابن عباس یسألہ ھل رای محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ربہ، فقال نعم[3]

یعنی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے دریافت کرابھیجا: کیا محمد صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا؟ انھوں نے جواب دیا: ہاں۔

جامع ترمذی ومعجم طبرانی میں عکرمہ سے مروی:

واللفظ للطبرانی عن ابن عباس قال نظر محمد الی ربہ قال عکرمۃ فقلت لابن عباس نظر محمد الی ربہ قال نعم جعل الکلام لموسٰی والخلۃ لابرٰھیم والنظر لمحمد صلی اللہ

یعنی طبرانی کے الفاظ ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا: محمد صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا۔ عکرمہ ان کے شاگرد کہتے ہیں: میں نے عرض کی: کیا محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا؟ فرمایا: ہاں، اللہ تعالٰی نے موسٰی کے لئے

---

[1] الدرالمنثور فی التفسیر بالماثور بحوالہ ابن مردویہ تحت آیۃ ۱۷/۱ داراحیاء التراث العربی بیروت ۵/۱۹۴

[2] جامع الترمذی ابواب التفسیر سورہ نجم امین کمپنی اردو بازار دہلی ۲/۱۶۱
الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی فصل واما رؤیتہ لربہ المطبعۃ الشرکۃ الصحافیۃ فی البلاد العثمانیہ ۱/۱۵۹

[3] الدرالمنثور بحوالہ ابن اسحٰق تحت آیۃ ۵۳/۱۸ داراحیاء التراث العربی بیروت ۷/۵۷۰

تعالٰی علیہ وسلم (زاد الترمذی) فقد رای ربہ مرتین[2] — کلام رکھا اور ابراہیم کے لئے دوستی اور محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لئے دیدار۔ (اور امام ترمذی نے یہ زیادہ کیا کہ) بیشک محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اللہ تعالٰی کو دو[2] بار دیکھا۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

امام نسائی اور امام خزیمہ وحاکم وبیہقی کی روایت میں ہے:

والفظ للبیہقی أتعجبون ان تکون الخلۃ لابراھیم والکلام لموسٰی والرؤیۃ لمحمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔ — کیا ابراہیم کے لئے دوستی اور موسٰی کے لئے کلام اور محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لئے دیدار ہونے میں تمھیں کچھ اچنبا ہے۔ یہ الفاظ بیہقی کے ہیں۔

حاکم نے کہا: یہ حدیث صحیح ہے۔ امام قسطلانی وزرقانی نے فرمایا: اس کی سند جید ہے[3]۔

طبرانی معجم اوسط میں راوی:

عن عبد اللہ بن عباس انہ کان یقول ان محمدا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم رای ربہ مرتین مرۃ ببصرہ ومرۃ بفوادہ[5]۔ — یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما فرمایا کرتے بیشک محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے دوبار اپنے رب کو دیکھا ایک بار اس آنکھ سے اور ایک بار دل کی آنکھ سے۔

---

[1] المعجم الاوسط حدیث ۹۳۹۲ مکتبۃ المعارف ریاض ۱۰/۱۸۱

[2] جامع الترمذی ابواب التفسیر سورۃ نجم امین کمپنی اردو بازار دہلی ۲/۱۶۰

[3] المواہب اللدنیۃ بحوالہ النسائی والحاکم المقصد الخامس المکتب الاسلامی بیروت ۳/۱۰۴

الدر المنثور ″ ″ ″ تحت الآیۃ ۵۳/۱۸ دار احیاء التراث العربی بیروت ۷/۵۶۹

المستدرک للحاکم علی الصحیحین کتاب الایمان رای محمد صلی اللہ علیہ وسلم ربہ دار الفکر بیروت ۱/۶۵

السنن الکبرٰی للنسائی حدیث ۱۱۵۳۹ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۶/۴۷۲

[4] شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ المقصد الخامس دار المعرفۃ بیروت ۶/۱۱۷

[5] المواہب اللدنیۃ بحوالہ الطبرانی فی الاوسط المقصد الخامس المکتب الاسلامی بیروت ۳/۱۰۵

المعجم الاوسط حدیث ۵۷۵۷ مکتبۃ المعارف ریاض ۶/۳۵۶

4

امام سیوطی و امام قسطلانی و علامہ شامی و علامہ زرقانی فرماتے ہیں، اس حدیث کی سند صحیح ہے۔[1]

امام الائمہ ابن خزیمہ و امام بزار حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی،

ان محمدا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم رأی ربہ عزوجل۔[2]

بیشک محمد صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنے رب عزوجل کو دیکھا۔

امام احمد قسطلانی و عبدالباقی زرقانی فرماتے ہیں: اس کی سند قوی ہے۔[3]

محمد بن اسحٰق کی حدیث میں ہے،

ان مروان سأل ابا ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ ھل رأی محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ربہ فقال نعم۔[4]

یعنی مروان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے پوچھا، کیا محمد صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا؟ فرمایا: ہاں۔

اخبار التابعین

مصنف عبدالرزاق میں ہے،

عن معمر عن الحسن البصری انہ کان یحلف باللہ لقد رأی محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔[5]

یعنی امام حسن بصری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ قسم کھا کر فرمایا کرتے بیشک محمد صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا۔

اسی طرح امام ابن خزیمہ حضرت عروہ بن زبیر سے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے پھوپی زاد

---

[1] المواہب اللدنیۃ المقصد الخامس المکتب الاسلامی بیروت ۳/ ۱۰۵
شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیہ " دار المعرفۃ بیروت ۶/ ۱۱۷

[2] المواہب اللدنیۃ بحوالہ ابن خزیمہ " المکتب الاسلامی بیروت ۳/ ۱۰۵

[3] " " " " " " " " "
شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیہ " دار المعرفۃ بیروت ۶/ ۱۱۸

[4] " " بحوالہ ابن اسحٰق " ۶/ ۱۱۶
الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی بحوالہ ابن اسحٰق فصل واما رؤیتہ لربہ المطبعۃ الشرکۃ الصحافیۃ فی البلاد العثمانیۃ ۱/ ۱۵۹

[5] " " " " بحوالہ عبدالرزاق عن معمر عن الحسن البصری " " " " " " " " "

بھائی کے بیٹے اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے نواسے ہیں راوی کہ وُہ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو شبِ معراج دیدارِ الٰہی ہونا مانتے وانہ یشتد علیہ انکارھا اور اُن پر اس کا انکار سخت گراں گزرتا[1] اھ ملتقطا۔

یُوں ہی کعب احبار عالم کتب سابقہ و امام ابن شہاب زہری قرشی و امام مجاہد مخزومی مکی و امام عکرمہ بن عبداللہ مدنی ہاشمی و امام عطا بن رباح قرشی مکی ۔ استادِ امام ابوحنیفہ و امام مسلم بن صبیح ابوالضحی کوفی وغیرہم جمیع تلامذہ عالم قرآن حبر الامۃ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہم کا بھی یہی مذہب ہے۔

امام قسطلانی مواہب لدنیہ میں فرماتے ہیں:

اخرج ابن خزیمۃ عن عروۃ بن الزبیر اثباتھا وبہ قال سائر اصحاب ابن عباس وجزم بہ کعب الاحبار والزھری[2] الخ۔

ابن خزیمہ نے عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے اس کا اثبات روایت کیا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کے تمام شاگردوں کا یہی قول ہے۔ کعب احبار اور زہری نے اس پر جزم فرمایا ہے الخ۔ (ت)

اقوال من بعدھم من ائمۃ الدین

امام خلال کتاب السنہ میں اسحٰق بن مروزی سے راوی، حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالٰی رؤیت کو ثابت مانتے اور اس کی دلیل فرماتے:

قول النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم رأیت ربی[3] اھ مختصرا۔

نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا ارشاد ہے میں نے اپنے رب کو دیکھا۔

نقاش اپنی تفسیر میں اس امام سند الانام رحمہ اللہ تعالٰی سے راوی:

انہ قال اقول بحدیث ابن عباس بعینہ رأی ربہ رأہ رأہ رأہ حتی انقطع نفسہ[4]۔

یعنی اُنھوں نے فرمایا میں حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کا معتقد ہوں نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنے رب کو اسی آنکھ سے دیکھا دیکھا دیکھا دیکھا، یہاں تک فرماتے رہے کہ سانس ٹوٹ گئی۔

---

[1] شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ بحوالہ ابن خزیمہ المقصد الخامس دار المعرفۃ بیروت ۱/ ۱۱۶

[2] المواہب اللدنیۃ المقصد الخامس المکتب الاسلامی بیروت ۲/ ۱۰۴

[3] " " بحوالہ الخلال فی کتاب السنۃ " " " ۲/ ۱۰۷

[4] الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی بحوالہ النقاش عن احمد وامارؤیتہ لربہ المکتبۃ الشرکۃ الصحافیۃ ۱/ ۱۵۹

امام ابن الخطیب مصری مواہب شریف میں فرماتے ہیں،

جزم به معمر و اٰخرون وھو قول الاشعری وغالب اتباعه[1] یعنی امام معمر بن راشد بصری اور اُن کے سوا اور علمائے اس پر جزم کیا، اور یہی مذہب ہے امام اہلسنت امام ابوالحسن اشعری اور ان کے غالب پیروؤں کا۔

علامہ شہاب خفاجی نسیم الریاض شرح شفائے امام قاضی عیاض میں فرماتے ہیں،

الاصح الراجح انه صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم رای ربه بعین راسه حین اسری به کما ذھب الیه اکثر الصحابة[2] مذہبِ اصح و راجح یہی ہے کہ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے شبِ اسرا اپنے رب کو بچشم سر دیکھا جیسا کہ جمہور صحابۂ کرام کا یہی مذہب ہے۔

امام نووی شرح صحیح مسلم میں پھر علامہ محمد بن عبدالباقی شرح مواہب میں فرماتے ہیں؛

الراجح عند اکثر العلماء انه صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم رای ربه بعین راسه لیلة المعراج[3] جمہور علماء کے نزدیک راجح یہی ہے کہ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے شبِ معراج اپنے رب کو اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھا۔

ائمہ متاخرین کے جُدا جُدا اقوال کی حاجت نہیں کہ وہ حدِ شمار سے خارج ہیں اور لفظ اکثر العلماء کہ منہاج میں فرمایا کافی و مغنی۔ واللہ تعالٰی اعلم

مسئلہ ۳۷: از کانپور محلہ بنگالی محل مرسلہ حامد علی خاں و کاظم حسین ۱۱ محرم الحرام ۱۳۲۰ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ہمارے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا شبِ معراج مبارک عرشِ عظیم تک تشریف لے جانا علمائے کرام و ائمہ اعلام نے تحریر فرمایا ہے یا نہیں؟ زید کہتا ہے یہ محض جھوٹ ہے، اس کا یہ کہنا کیسا ہے؟ بیّنوا توجروا (بیان فرماؤ اجر دئے جاؤ گے۔ ت)

الجواب

بیشک علمائے کرام ائمہ دین عدول ثقات معتمدین نے اپنی تصانیف جلیلہ میں اس کی اور اس سے

---

[1] المواہب اللدنیہ المقصد الخامس المکتب الاسلامی بیروت ۳/۱۰۴

[2] نسیم الریاض شرح شفاء القاضی عیاض فصل واما رؤیته لربه مرکز اہلسنت برکات رضا گجرات ہند ۲/۳۰۳

[3] شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ المقصد الخامس دارالمعرفۃ بیروت ۶/۱۱۶

زائد کی تصریحاتِ جلیلہ فرمائی ہیں اور یہ سب احادیث ہیں اگرچہ احادیث مرسل یا ایک اصطلاح پر معضل ہیں، اور حدیث مرسل و معضل باب فضائل میں بالاجماع مقبول ہے خصوصًا جبکہ ناقلین ثقات عدول ہیں اور یہ امر ایسا نہیں جس میں رائے کو دخل ہو تو ضرور ثبوت سند پر محمول، اور مثبت نافی پر مقدم، اور عدمِ اطلاع اطلاعِ عدم نہیں تو جھوٹ کہنے والا محض جھوٹا مجازف فی الدین ہے۔

امام اجل سیدی محمد بوصیری قدس سرہٗ قصیدہ بردہ شریف میں فرماتے ہیں:

سریت من حرم لیلا الی حرم — کما سری البدر فی داج من الظلم

وبت ترقی الی ان نلت منزلۃ — من قاب قوسین لم تدرک ولم ترم

خفضت کل مقام بالاضافۃ اذ — نودیت بالرفع مثل المفرد العلم

فخرت کل فخار غیر مشترک — وجزت کل مقام غیر مزدحم[1]

یعنی یارسول اللہ! حضور رات کے ایک تھوڑے سے حصے میں حرم مکہ معظمہ سے بیت الاقصٰی کی طرف تشریف فرما ہوئے جیسے اندھیری رات میں چودھویں کا چاند چلے، اور حضور اُس شب میں ترقی فرماتے رہے یہاں تک کہ قاب قوسین کی منزل پہنچے جو نہ کسی نے پائی نہ کسی کو اس کی ہمت ہوئی۔ حضور نے اپنی نسبت سے تمام مقامات کو پست فرمادیا، جب حضور رفع کے لئے مفرد علم کی طرح ندا فرمائے گئے حضور نے ہر ایسا فخر جمع فرمالیا جو قابلِ شرکت نہ تھا اور حضور ہر اس مقام سے گزر گئے جس میں اوروں کا ہجوم نہ تھا یا یہ کہ حضور نے سب فخر بلا شرکت جمع فرمالئے اور حضور تمام مقامات سے بے مزاحم گزر گئے۔

یعنی عالم امکان میں جتنے مقام ہیں حضور سب سے تنہا گزر گئے کہ دوسرے کو یہ امر نصیب نہ ہوا۔

علامہ علی قاری اس کی شرح میں فرماتے ہیں:

ای انت دخلت الباب وقطعت الحجاب الی ان لم تترک غایۃ للساع الی السبق من کمال القرب المطلق الی جناب الحق ولا ترکت موضع رقی وصعود وقیام وقعود لطالب رفعۃ فی عالم الوجود	یعنی حضور دروازہ میں داخل ہوئے اور آپ نے یہاں تک حجاب طے فرمائے کہ حضرت عزت کی جناب میں قربِ مطلق کامل کے سبب کسی ایسے کے لئے جو سبقت کی طرف دوڑے کوئی نہایت نہ چھوڑی اور تمام عالم وجود میں کسی طالب بلندی کے لئے کوئی جگہ عروج و ترقی یا اُٹھنے بیٹھنے

---

[1] الکواکب الدریۃ فی مدح خیر البریۃ (قصیدہ بردہ) الفصل السابع مرکز اہلسنت گجرات ہند ص ۴۵ تا ۴۶

بل تجاوزت ذٰلك الٰی مقام قاب قوسین او ادنٰی فاوحی الیك ربك ما اوحی[1] | کی باقی نہ رکھی بلکہ حضور عالمِ مکان سے تجاوز فرماکر مقامِ قاب قوسین او ادنٰی تک پہنچے تو حضور کے رب نے حضور کو وحی فرمائی جو وحی فرمائی۔

نیز امام ہمام ابوعبداللہ شرف الدین محمد قدس سرہٗ اُم القرٰی میں فرماتے ہیں :

وترقی بہ الٰی قاب قوسین ۔۔۔ وتلك السیادۃ القعساء

رُتَبٌ تسقط الامانی حسرٰی ۔۔۔ دونھا ما وراءھن وراء[2]

حضور کو قاب قوسین تک ترقی ہوئی اور یہ سرداری لازوال ہے یہ وہ مقامات ہیں کہ آرزوئیں ان سے تھک کر گرجاتی ہیں ان کے اُس طرف کوئی مقام ہی نہیں۔

امام ابن حجر مکی قدس سرہ الملکی اس کی شرح افضل القرٰی میں فرماتے ہیں :

قال بعض الائمۃ والمعاریج لیلۃ الاسراء عشرۃ ، سبعۃ فی السمٰوٰت والثامن الٰی سدرۃ المنتھٰی والتاسع الی المستوٰی والعاشر الی العرش الخ[3] | بعض ائمہ نے فرمایا شبِ اسرا دس معراجیں تھیں : سات ساتوں آسمانوں میں، اور آٹھویں سدرۃ المنتہٰی، نویں مستوٰی ، دسویں عرش تک۔

سیدی علامہ عارف باللہ عبدالغنی نابلسی قدس سرہ القدسی نے حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ میں اسے نقل فرماکر مقرر رکھا :

قال الشہاب المکی فی شرح ھمزیۃ لامام بوصیری عن بعض الائمۃ ان المعاریج عشرۃ الٰی قولہ والعاشر الی العرش والرؤیۃ[4] | فرمایا ، امام شہاب مکی نے شرح ہمزیہ امام بوصیری میں کہا بعض ائمہ سے منقول ہے کہ معراجیں دس ہیں، دسویں عرش و دیدار تک۔

نیز شرح ہمزیہ امام مکی میں ہے :

لما اعطی سلیمٰن علیہ الصلٰوۃ والسلام | جب سلیمان علیہ الصلٰوۃ والسلام کو ہوا دی گئی

---

[1] الزبدۃ العمدۃ فی شرح القصیدۃ البردۃ الفصل السابع جمعیت علماء سکندریہ خیرپور سندھ ص ۹۶

[2] ام القرٰی فی مدح خیر الورٰی الفصل الرابع حزب القادریۃ لاہور ص ۱۳

[3] افضل القرٰی لقراء ام القرٰی تحت شعر ۳۷ المجمع الثقافی ابوظبی ۱/ ۴۰۴

[4] الحدیقۃ الندیۃ شرح الطریقۃ المحمدیۃ بحوالہ شرح قصیدہ ہمزیہ المکتبۃ النوریۃ الرضویۃ لائلپور ۱/ ۲۰۲

الریح التی غدوّھا شھر و رواحھا شھر اُعطی نبیّنا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم البراق فحملہ من الفرش الی العرش فی لحظۃ واحدۃ واقل مسافۃ فی ذٰلک سبعۃ اٰلاف سنۃ۔ وما فوق العرش الی المستوٰی والرفرف لا یعلمہ الا اللہ تعالٰی[1]

کہ صبح شام ایک ایک مہینے کی راہ پر لے جاتی۔ ہمارے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو براق عطا ہوا کہ حضور کو فرش سے عرش تک ایک لمحہ میں لے گیا اور اس میں ادنٰی مسافت (یعنی آسمان ہفتم سے زمین تک) سات ہزار برس کی راہ ہے۔ اور وہ جو فوق العرش سے مستوٰی اور رفرف تک رہی اُسے تو خدا ہی جانے۔

اسی میں ہے:

لما اعطی موسٰی علیہ الصلٰوۃ والسلام الکلام اعطی نبیّنا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مثلہ لیلۃ الاسراء وزیادۃ الدنو والرؤیۃ بعین البصر وشتان ما بین جبل الطور الذی نوجی بہ موسٰی علیہ الصلٰوۃ والسلام وما فوق العرش الذی نوجی بہ نبینا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔[2]

جبکہ موسٰی علیہ الصلٰوۃ والسلام کو دولتِ کلام عطا ہوئی ہمارے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ویسی ہی شبِ اسرا ملی اور زیادت قرب اور چشمِ سر سے دیدارِ الٰہی اس کے علاوہ۔ اور بھلا کہاں کوہ طور جس پر موسٰی علیہ الصلٰوۃ والسلام سے مناجات ہوئی اور کہاں مافوق العرش جہاں ہمارے نبی صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے کلام ہوا۔

اسی میں ہے:

رقیہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ببدنہ یقظۃ بمکۃ لیلۃ الاسراء الی السماء ثم الی سدرۃ المنتہٰی ثم الی المستوی ثم الی العرش والرفرف والرؤیۃ۔[3]

نبی صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنے جسم پاک کے ساتھ بیداری میں شبِ اسرا آسمانوں تک ترقی فرمائی، پھر سدرۃ المنتہٰی، پھر مقامِ مستوٰی، پھر عرش و رفرف و دیدار تک۔

علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی خلوتی رحمۃ اللہ تعالٰی تعلیقاتِ افضل القرٰی میں فرماتے ہیں:

الاسراء بہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو معراج بیداری

۱؎ افضل القرٰی لقراء ام القرٰی

۲؎ " " "

۳؎ " " " تحت شعر ۱ المجمع الثقافی ابوظبی ۱/۱۱۶ و ۱۱۷

علی یقظۃ بالجسد والروح من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی ثم عرج بہ الی السمٰوٰت العلی ثم الی سدرۃ المنتہی ثم الی المستوی ثم الی العرش والرفرف[1]

میں بدن و روح کے ساتھ مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصٰے تک ہوئی، پھر آسمانوں، پھر سدرہ، پھر مستوٰی، پھر عرش و رفرف تک۔

فتوحاتِ احمدیہ شرح الہمزیہ للشیخ سلیمٰن الجمل میں ہے:

رقیہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لیلۃ الاسراء من بیت المقدس الی السمٰوٰت السبع الی حیث شاء اللہ تعالٰی لکنہ لم یجاوز العرش علی الراجح[2]

حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی ترقی شبِ اسرا بیت المقدس سے ساتوں آسمان اور وہاں سے اُس مقام تک ہے جہاں تک اللہ عزوجل نے چاہا مگر راجح یہ ہے کہ عرش سے آگے تجاوز نہ فرمایا۔

اُسی میں ہے:

المعاریج لیلۃ الاسراء عشرۃ سبعۃ فی السمٰوٰت والثامن الی سدرۃ المنتہٰی والتاسع الی المستوٰی والعاشر الی العرش لکن لم یجاوز العرش کما ھو التحقیق عند اھل المعاریج[3]

معراجیں شبِ اسراء دس ہوئیں، سات آسمانوں میں اور آٹھویں سدرہ، نویں مستوٰی، دسویں عرش تک۔ مگر راویانِ معراج کے نزدیک تحقیق یہ ہے کہ عرش سے اوپر تجاوز نہ فرمایا۔

اُسی میں ہے:

بعد ان جاوز السماء السابعۃ رفعت لہ سدرۃ المنتہٰی ثم جاوزھا الی مستوٰی ثم زج بہ فی النور فخرق سبعین الف حجاب من نور مسیرۃ

جب حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم آسمانِ ہفتم سے گزرے سدرہ حضور کے سامنے بلند کی گئی اس سے گزر کر مقامِ مستوٰی پر پہنچے، پھر حضورِ عالم نور میں ڈالے گئے وہاں ستّر ہزار پردے نور کے

---

[1] تعلیقات علٰی اُمّ القرٰی للعلامۃ احمد بن محمد الصاوی علی ہامش الفتوحات الاحمدیۃ المکتبۃ التجاریۃ الکبرٰی مصر ص ۳

[2] الفتوحات الاحمدیۃ بالمنح المحمدیۃ شرح الہمزیۃ المکتبۃ التجاریۃ الکبرٰی قاہرہ مصر ص ۳

[3] " " " " " " " " " " ص ۳۰

كل حجاب خمسمائة عام ثم دُلّی له رفرف اخضر فارتقی به حتی وصل الی العرش ولم یجاوزہ فكان من ربه قاب قوسین او ادنی۔[1]

طے فرمائے، ہر پردے کی مسافت پانسو برس کی راہ۔ پھر ایک سبز بچھونا حضور کے لئے لٹکایا گیا، حضور اقدس اس پر ترقی فرما کر عرش تک پہنچے، اور عرش سے اُدھر گزر نہ فرمایا وہاں اپنے رب سے قاب قوسین او ادنٰی پایا۔

اقول (میں کہتا ہوں۔ت) شیخ سلیمٰن نے عرش سے اُوپر تجاوز نہ فرمانے کو ترجیح دی، اور امام ابن حجر مکی وغیرہ کی عبارات ماضیہ و آتیہ وغیرہا میں فوق العرش و لامکان کی تصریح ہے، لامکان یقیناً فوق العرش ہے اور حقیقۃً دونوں قولوں میں کچھ اختلاف نہیں، عرش تک منتہائے مکان ہے، اُس سے آگے لامکان ہے، اور جسم نہ ہوگا مگر مکان میں، تو حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جسم مبارک سے منتہائے عرش تک تشریف لے گئے اور رُوح اقدس نے وراء الوراء تک ترقی فرمائی جسے اُن کا رب جانے جو لے گیا، پھر وُہ جانیں جو تشریف لے گئے۔ اسی طرف کلام امام شیخ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ میں اشارہ عنقریب آتا ہے کہ ان پاؤں سے سیر کا منتہٰی عرش ہے، تو سیر قدم عرش پر ختم ہوئی، نہ اس لئے کہ سیر اقدس میں معاذ اللہ کوئی کمی رہی، بلکہ اس لئے کہ تمام اماکن کا احاطہ فرمالیا اُوپر کوئی مکان ہی نہیں جسے کہئے کہ قدم پاک وہاں نہ پہنچا اور سیر قلب انور کی انتہا قاب قوسین، اگر وسوسہ گزرے کہ عرش سے وراء کیا ہوگا کہ حضور نے اس سے تجاوز فرمایا۔ تو امام اجل سیدی علی وفا رضی اللہ تعالٰی عنہ کا ارشاد سُنئے جسے امام عبدالوہاب شعرانی نے کتاب الیواقیت والجواہر فی عقائد الاکابر میں نقل فرمایا کہ فرماتے ہیں،

لیس الرجل من یقیدہ العرش وما حواہ من الافلاك والجنة والنار وانما الرجل من نفذ بصرہ الی خارج ھذا الوجود كله وهناك یعرف قدر عظمة موجدہ سبحٰنه وتعالٰی۔[2]

مرد وُہ نہیں جسے عرش اور جو کچھ اس کے احاطہ میں ہے افلاک وجنت ونار یہی چیزیں محدود و مقید کرلیں، مرد وہ ہے جس کی نگاہ اس تمام عالم کے پار گزر جائے وہاں اُسے موجد عالم جل جلالہ کی عظمت کی قدر کھُلے گی۔

امام علامہ احمد قسطلانی مواہب لدنیہ ومنح محمدیہ اور علامہ محمد زرقانی اس کی شرح میں

---

[1] الفتوحات الاحمدیۃ بالمنح المحمدیۃ شرح الھمزیۃ المکتبۃ التجاریۃ الکبرٰی قاہرہ مصر ص ۳۱

[2] الیواقیت والجواہر المبحث الرابع والثلاثون داراحیاء التراث العربی بیروت ۲/۳۷۰

فرماتے ہیں:

(ومنهاانه رأى الله تعالٰى بعينيه) يقظة على الراجح (وكلمه الله تعالٰى فى الرفيع الاعلٰى) على سائر الامكنة وقد روى ابن عساكر عن انس رضى الله تعالٰى عنه مرفوعا لما اسرى لى قربنى ربى حتى كان بينى وبينه قاب قوسين او ادنى[1]۔

نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے خصائص سے ہے کہ حضور نے اللہ عزوجل کو اپنی آنکھوں سے بیداری میں دیکھا، یہی مذہب راجح ہے، اور اللہ عزوجل نے حضور سے اُس بلند و بالاتر مقام میں کلام فرمایا جو تمام امکنہ سے اعلٰی تھا اور بیشک ابن عساکر نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا، شبِ اسراء مجھے میرے رب نے اتنا نزدیک کیا کہ مجھ میں اور اس میں دوکمانوں بلکہ اس سے کم کا فاصلہ رہ گیا۔

اُسی میں ہے:

قد اختلف العلماء فى الاسراء هل هو اسراء واحد او اثنين مرة بروحه وبدنه يقظة ومرة مناما او يقظة بروحه وجسده من المسجد الحرام الى المسجد الاقصى ثم مناما من المسجد الاقصى الى العرش[2]، فالحق انه اسراء واحد بروحه وجسده يقظة فى القصة كلها والى هذا ذهب الجمهور من علماء المحدثين والفقهاء والمتكلمين[3]۔

علماء کو اختلاف ہُوا کہ معراج ایک ہے یا دو، ایک بار روح و بدن اقدس کے ساتھ بیداری میں اور ایک بار خواب میں یا بیداری میں روح و بدن مبارک کے ساتھ مسجد الحرام سے مسجدِ اقصٰے تک، پھر خواب میں وہاں سے عرش تک۔ اور حق یہ ہے کہ وہ ایک اسراء ہے اور سارے قصے میں یعنی مسجد الحرام سے عرشِ اعلٰی تک بیداری میں رُوح و بدن اطہر ہی کے ساتھ ہے۔ جمہور عُلماء و محدثین وفقہاء ومتکلمین سب کا یہی مذہب ہے۔

---

[1] المواہب اللدنیۃ المقصد الرابع الفصل الثانی المکتب الاسلامی بیروت ۲/۶۳۴
شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ " " دارالمعرفۃ بیروت ۵/۲۵۱ و ۲۵۲
[2] المواہب اللدنیۃ المقصد الخامس المکتب الاسلامی بیروت ۳/۷
[3] " " " " " " ۳/۱۲

اُسی میں ہے:

المعاریج عشرۃ (الٰی قولہ) العاشر الی العرش[1]

معراجیں دس ہوئیں، دسویں عرش تک۔

اُسی میں ہے:

قد ورد فی الصحیح عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ قال لما عرج بی جبریل الٰی سدرۃ المنتھٰی ودنا الجبار رب العزۃ فتدلّٰی فکان قاب قوسین او ادنٰی[2] وتدلیہ علٰی ما فی حدیث شریک کان فوق العرش[3]

صحیح بخاری شریف میں انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: میرے ساتھ جبریل نے سدرۃ المنتہٰی تک عروج کیا اور جبار رب العزۃ جل وعلا نے دنو وتدلّی فرمائی تو فاصلہ دو کمانوں بلکہ ان سے کم کا رہا، یہ تدلّی بالائے عرش تھی، جیسا کہ حدیث شریک ہے۔

علامہ شہاب خفاجی نسیم الریاض شرح شفائے قاضی عیاض میں فرماتے ہیں:

ورد فی المعراج انہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لما بلغ سدرۃ المنتھٰی جاءہ بالرفرف جبریل علیہ الصلٰوۃ والسلام فتناولہ فطار بہ الی العرش[4]۔

حدیثِ معراج میں وارد ہوا کہ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سدرۃ المنتہٰی پہنچے جبریل امین علیہ الصلٰوۃ والتسلیم رفرف حاضر لائے وہ حضور کو لے کر عرش تک اُڑ گیا۔

اُسی میں ہے:

علیہ یدل صحیح الاحادیث الاحاد الدالۃ علٰی دخولہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم الجنۃ ووصولہ الی العرش اوطرف

صحیح احاد حدیثیں دلالت کرتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم شبِ اسرار جنت میں تشریف لے گئے اور عرش تک پہنچے یا عالم کے

---

[1] المواہب اللدنیۃ المقصد الخامس مراحل المعراج المکتب الاسلامی بیروت ۲/ ۱۷
[2] " " " " ثم دنٰی فتدلّٰی ۲/ ۸۸
[3] " " " " " ۲/ ۹۰
[4] نسیم الریاض شرح شفاء القاضی عیاض فصل واما ماورد فی حدیث الاسراء مرکز اہلسنت گجرات ہند ۲/ ۳۱۰

العالم کما سیأتی کل ذلک بجسدہ یقظۃ۔[1] اُس کنارے تک کہ آگے لامکان ہے اور یہ سب بیداری میں مع جسم مبارک تھا۔

حضرت سیدی شیخِ اکبر امام محی الدین ابن عربی رضی اللہ تعالٰی عنہ فتوحاتِ مکیہ شریف باب ۳۱۶ میں فرماتے ہیں:

اعلم ان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لما کان خلقہ القراٰن و تخلق بالاسماء وکان اللہ سبحٰنہ و تعالٰی ذکر فی کتاب العزیز انہ تعالٰی استوی علی العرش علی طریق التمدح والثناء علی نفسہ اذکان العرش اعظم الاجسام فجعل لنبیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام من ھٰذا الاستواء نسبۃ علی طریق التمدح والثناء علیہ بہ حیث کان اعلٰی مقام ینتھی الیہ من اسری بہ من الرسل علیھم الصلوٰۃ والسلام وذٰلک یدل علی انہ اسری بہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بجسمہ ولوکان الاسراء بہ رؤیا لما کان الاسراء ولا الوصول الٰی ھٰذا المقام تمدحا ولا وقع من الاعراب فی حقہ انکار علٰی ذٰلک۔[2]

تُو جان لے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا خُلقِ عظیم قرآن تھا اور حضور اسماءِ الٰہیہ کی خُو و خصلت رکھتے تھے اور اللہ سبحنہ وتعالٰی قرآن کریم میں اپنی صفات مدح سے عرش پر استوا بیان فرمایا تو اس نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو بھی اس صفت استوا علی العرش کے پر تو سے مدح و منقبت بخشی کہ عرش وہ اعلٰی مقام ہے جس تک رسولوں کا اسرا منتہی ہو، اور اس سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا اسرا مع جسم مبارک تھا کہ اگر خواب ہوتا تو اسرا اور اس مقام استوا علی العرش تک پہنچنا مدح نہ ہوتا نہ گنوار اس پر انکار کرتے۔

امام علامہ عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی کتاب الیواقیت والجواہر میں حضرت موصوف سے ناقل:

---

[1] نسیم الریاض فی شرح شفاء القاضی عیاض فصل ثم اختلف السلف والعلماء مرکز اہلسنت گجرات ہند ۲/ ۲۶۹ و ۲۷۰

[2] الفتوحات المکیۃ الباب السادس دار احیاء التراث العربی بیروت ۳/ ۶۱

انما قال صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم علی سبیل التمدح حتی ظہرت لمستوٰی اشارۃ لما قلنا من ان منتہی السیر بالقدم المحسوس للعرش[1]

نبی صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کا بطور مدح ارشاد فرمانا کہ یہاں تک کہ میں مستوٰی پر بلند ہوا اُسی امر کی طرف اشارہ ہے کہ قدم جسم سے سیر کا منتہٰی عرش ہے۔

مدارج النبوۃ شریف میں ہے:

فرمود صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پس گسترانیدہ شد برائے من رفرف سبز کہ غالب بود نور او بر نور آفتاب پس درخشید بآں نور بصر من ونہادہ شدم من برآں رفرف و برداشتہ شدم تا برسیدم بعرش[2]

نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: پھر میرے لئے سبز بچھونا بچھایا گیا جس کا نور آفتاب کے نور پر غالب تھا چنانچہ اس نور کے سبب میری آنکھوں کا نور چمک اٹھا، پھر مجھے رفرف پر سوار کرکے بلندی کی طرف اٹھایا گیا یہاں تک کہ میں عرش پر پہنچا۔ (ت)

اُسی میں ہے:

آوردہ اند کہ چوں رسید آں حضرت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بعرش دست زد بدامانِ اجلال وے[3]

منقول ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم عرش پر پہنچے تو عرش آپ کا دامنِ اجلال تھام لیا۔ (ت)

اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ شریف میں ہے:

جز حضرت پیغمبر ما صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم بالاتر ازاں ہیچ کس نہ رفتہ وآنحضرت بجائے رفت کہ آنجا جا نیست ۔۔۔

ہمارے نبی اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے علاوہ عرش سے اوپر کوئی نہیں گیا، آپ اس جگہ پہنچے جہاں جگہ نہیں۔

برداشت از طبیعت امکاں قدم کہ آں اسرٰی بعبدہٖ است من المسجد الحرام

طبیعتِ امکان سے قدم مبارک اٹھا لئے کہ اللہ تعالٰی نے اپنے خاص بندے کو سیر کرائی مسجد حرام سے

---

[1] الیواقیت والجواہر المبحث الرابع والثلاثون دار احیاء التراث العربی بیروت ۲/ ۳۷۰
[2] مدارج النبوۃ باب پنجم وصل در رؤیت الٰہی مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۱/ ۱۶۹
[3] " " " " " " " ۱/ ۱۷۰

تا عرصۂ وجوب کہ اقتصائے عالم ست کا نجانہ جاست نے جہت و نے نشاں نہ نام[1]

صحرائے وجوب تک جو عالم کا آخری کنارہ ہے کہ وہاں نہ مکان ہے نہ جہت، نہ نشان اور نہ نام۔ (ت)

نیز اُسی کے باب رؤیۃ اللہ تعالٰی فصل سوم زیرِ حدیث قد رأی ربہ مرتین (تحقیق آپ نے اپنے رب کو دو بار دیکھا۔ ت) ارشاد فرمایا:

تحقیق دید آنحضرت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پروردگارِ خود را جل وعلا دو بار، یکے چوں نزدیک سدرۃ المنتہٰی بود، دوم چوں بالائے عرش برآمد[2]

تحقیق آنحضرت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنے پروردگار جل وعلا کو دو بار دیکھا، ایک بار جب آپ سدرہ کے قریب تھے، اور دوسری بار جب آپ عرش پر جلوہ گر ہوئے۔ (ت)

مکتوباتِ حضرت شیخ مجدّد الف ثانی جلد اول، مکتوب ۲۸۳ میں ہے:

آں سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام دراں شب چوں از دائرۂ مکان و زمان بیروں جست و از تنگیِ امکان برآمد ازل و ابد را آں واحد یافت و بدایت و نہایت را در یک نقطہ متحد دید[3]

اس رات سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مکان و زمان کے دائرہ سے باہر ہو گئے، اور تنگیِ امکان سے نکل کر آپ نے ازل و ابد کو ایک پایا اور ابتداء کو انتہا کو ایک نقطہ میں متحد دیکھا۔ (ت)

نیز مکتوب ۲۷۲ میں ہے:

محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کہ محبوب رب العالمین ست و بہترین موجوداتِ اولین و آخرین باوجود آنکہ بدولت معراج بدنی مشرف شد و از عرش و کرسی درگزشت و از امکان و زمان بالا رفت[4]

محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم جو کہ رب العالمین کے محبوب ہیں اور تمام موجوداتِ اولین و آخرین سے افضل ہیں، جسمانی معراج سے مشرف ہوئے اور عرش و کرسی سے آگے گزر گئے اور مکان و زمان سے اوپر چلے گئے (ت)

---

[1] اشعۃ اللمعات باب المعراج مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۴/۵۳۸

[2] " " کتاب الفتن باب رؤیۃ اللہ تعالٰی الفصل الثالث " " ۴/۴۲۸ تا ۴۲۹

[3] مکتوبات امام ربانی مکتوب ۲۸۳ نولکشور لکھنؤ ۱/۳۶۶

[4] " " " ۲۷۲ " ۱/۳۴۸

امام ابن الصلاح کتاب معرفۃ انواع علم الحدیث میں فرماتے ہیں :

قول المصنفین من الفقہاء وغیرھم "قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کذا وکذا" ونحو ذٰلک کلہ من قبیل المعضل وسماہ الخطیب ابوبکر الحافظ فی بعض کلامہ مرسلا وذٰلک علی مذھب من یسمی کل مالا یتصل مرسلا۔[1]

فقہاء وغیرہ مصنفین کا قول کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ایسا ایسا فرمایا ہے یا اس کی مثل کوئی کلمہ یہ سب معضل کے قبیل سے ہے۔ خطیب ابوبکر حافظ نے اس کا نام مرسل رکھا ہے اور یہ اس کے مذہب کے مطابق ہے جو ہر غیر متصل کا نام مرسل رکھتا ہے۔ (ت)

تلویح وغیرہ میں ہے :

ان لم یذکر الواسطۃ اصلا فمرسل[2]

اگر واسطہ بالکل مذکور نہ ہو تو وہ مرسل ہے۔ (ت)

مسلم الثبوت میں ہے :

المرسل قول العدل قال علیہ الصلٰوۃ والسلام کذا[3]

مرسل یہ ہے عادل کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے یُوں فرمایا۔ (ت)

فواتح الرحموت میں ہے :

الکل داخل فی المرسل عند اھل الاصول[4]

اصولیوں کے نزدیک سب مرسل میں داخل ہیں۔ (ت)

اسی میں ہے :

المرسل ان کان من صحابی یقبل مطلقا اتفاقا وان کان من غیرہ فالاکثر ومنھم الامام ابوحنیفۃ والامام مالک والامام احمد رضی اللہ تعالٰی عنھم قالوا یقبل مطلقا اذا کان الراوی ثقۃ الخ۔[5]

مرسل اگر صحابی سے ہو مطلقاً مقبول ہے اور اگر غیر صحابی سے ہو تو اکثر ائمہ بشمول امام اعظم، امام مالک اور امام احمد رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ مطلقاً مقبول ہے بشرطیکہ راوی ثقہ ہو الخ (ت)

---

[1] معرفۃ انواع علم الحدیث النوع الحادی عشر دار الکتب العلمیۃ بیروت ص ۱۳۸
[2] التوضیح والتلویح الرکن الثانی فی السنۃ فصل فی الانقطاع نورانی کتب خانہ پشاور ص ۴۷۴
[3] مسلم الثبوت مسئلہ تعریف المرسل مطبع انصاری دہلی ص ۲۰۱
[4] فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت بذیل المستصفی مسئلہ فی الکلام علی المرسل منشورات الشریف الرضی قم ۲/۱۷۴
[5] " " " " " " " " " " " " " "

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں ہے:

لایضرذٰلک فی الاستدلال بہ ھٰھنا لان المنقطع یعمل بہ فی الفضائل اجماعا۔[1]

اس سے استدلال کرنا یہاں مضر نہیں کیونکہ فضائل میں منقطع بالاجماع قابل عمل ہے (ت)

شفائے امام قاضی عیاض میں ہے:

اخبرصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لقتل علی وانہ قسیم النار۔[2]

رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے قتل کے بارے میں خبر دیتے ہوئے فرمایا کہ بیشک وہ قسیم النار ہیں (ت)

نسیم الریاض میں فرمایا:

ظاھر ھذا ان ھذا مما اخبربہ النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم الا انھم قالوا لم یروہ احد من المحدثین الا ان ابن الاثیر قال فی النھایۃ الا ان علیا رضی اللہ تعالٰی عنہ قال انا قسیم النار قلت ابن الاثیر ثقۃ وما ذکرہ علی لایقال من قبل الرائ فھو فی حکم المرفوع[3] اھ ملخصا

ظاہر اس کا یہ ہے کہ بیشک یہ ان امور میں سے ہے جن کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے خبر دی مگر انھوں نے کہا کہ اس کو محدثین میں سے کسی نے روایت نہیں کیا مگر ابن اثیر نے نہایہ میں کہا، بیشک حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ میں قسیم نار ہوں۔ میں کہتا ہوں کہ ابن اثیر ثقہ ہے اور جو کچھ سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ذکر فرمایا وہ قیاس سے نہیں کہا جاسکتا لہذا وہ مرفوع کے حکم میں ہے اھ تلخیص (ت)

امام ابن الہمام فتح القدیر میں فرماتے ہیں:

---

[1] مرقاۃ المفاتیح باب الرکوع الفصل الثانی تحت الحدیث ۸۸۰ المکتبۃ الحبیبیہ کوئٹہ ۲/ ۶۰۲

[2] الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی فصل ومن ذٰلک ما اطلع علیہ من الغیوب المطبعۃ الشرکۃ الصحافیۃ ۱/ ۲۸۴

[3] نسیم الریاض فی شرح شفاء القاضی عیاض " " " " مرکز اہلسنت گجرات الہند ۳/ ۱۶۳

عدم النقل لاینفی الوجود[1] عدمِ نقل وجود کی نفی نہیں کرتا۔(ت)

واللہ تعالٰی اعلم

رسالہ

منبہ المنیۃ بوصول الحبیب الی العرش والرؤیۃ

ختم ہوا

---

[1] فتح القدیر کتاب الطہارات مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۱/۲۰